احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 17 مئی 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعہ 17 مئی 2013ء 6 رجب 1434 ہجری 17 ہجرت 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 111

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی کی تمام مصروفیات عشق قرآن کے گرد گھومتی تھیں اور اس کے عجیب و غریب واقعات دلوں میں محبت قرآن کے نئے ولولے پیدا کرتے ہیں۔ آپ نے ہی جماعت احمدیہ میں درس قرآن کا لامتناہی سلسلہ جاری کر دیا۔ فرماتے ہیں:۔

تقریر کے لئے اثر پیدا کرنا اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پھر خدا تعالیٰ اس شخص کی بات کو ضائع نہیں جانے دیتا۔ ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ میں نے اسے پوچھا تو اس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قل ھو اللہ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو 7 سال میں حافظ ہو جائے۔ میں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں۔ (الحکم 7 فروری 1910ء ص7)

حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رفیق حضرت مسیح موعود قبول احمدیت کے ابتدائی ایام کے ذکر میں لکھتے ہیں:۔

تلاوت قرآن مجید بھی سوچ سمجھ کر کیا کرتا تھا اور اس کے لئے میرا معمول یہ تھا کہ عموماً تین پارے روزانہ پڑھتا تھا اور ان مصروفیات روحانی پر میرے پانچ چھ گھنٹے روزانہ صرف ہو جایا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دعوت الی اللہ بھی کرتا۔ ان دنوں میں میری مخالفت کم ہو گئی تھی کیونکہ لوگ مجھے دن کو قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول دیکھتے اور رات کو نوافل میں گریہ وزاری کرتے دیکھتے تھے۔

چک 99,98 میں مجھے چھ سال تک ٹھہرنے کا موقع ملا کیونکہ وہاں کی جماعت نے یہ شرط کی تھی کہ ہم رخصتانہ اس شرط پر کرائیں گے کہ ہم کو دو سال یہاں ٹھہر کر قرآن کریم کا ترجمہ اور مطالب سمجھا کر پڑھا دیں۔ میں نے اس شرط کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہوئے خوشی خوشی قبول کیا اور وہاں پر اپنے قیام کے دوران میں میں مردوں کو قرآن کریم اور اس کا ترجمہ پڑھاتا تھا اور بچوں کو میری بیوی ناظرہ قرآن مجید پڑھایا کرتی تھی اور میں بھی اس کا ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔ 1918ء تک ان مجاہدات میں مصروف رہا۔ بعض وقت جب میں رمضان شریف کے اندر ساری ساری رات قیام کرتا اور تھک جاتا تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتا کہ جب حضور پُرنور محمد رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے تو پھر تھکنا کیسا! حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے کلمات طیبات اور ارشادات ہدایت بنیاد میں حضور نبی کریم ﷺ کی مکی زندگی میں تیرہ سال شدید مجاہدات اور ریاضات کا جو ذکر فرمایا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے بھی حضور کے نقش قدم پر 1905ء سے 1918ء تک چلنے کی توفیق ملی۔

(حیات بقاپوری ص33)

قوت حافظہ

مشہور مستشرق سر ولیم میور لکھتے ہیں:۔

’’ہر ایک مسلمان قرآن کریم کا کچھ نہ کچھ حصہ حفظ کرتا تھا اور مسلمانوں کی قدیم سلطنت میں جو شخص جس مقدار تک قرآن پڑھ سکتا تھا، اسی اندازے کے مطابق اس کی قدر و منزلت ہوتی تھی اور عرب کی رسم تکریم سے اس کی خاص تائید ہوتی۔ ان کی قوت حافظہ انتہائی معیار کی تھی اور اس کو وہ لوگ قرآن کیلئے بہ کمال سرگرمی کام میں لاتے۔ ان کا حافظہ ایسا مضبوط اور ان کی محبت ایسی قوی تھی کہ حسب روایات قدیم اکثر اصحاب محمد (ﷺ) پیغمبر کی حیات ہی میں بڑی صحت کے ساتھ تمام وحی کو اپنے حافظے سے پڑھ سکتے تھے۔‘‘

(ترجمہ از لائف آف محمد مطبوعہ لندن ایڈیشن 1877ء صفحہ 551-552)

سیکھنا سکھانا فرض

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

’’ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کے لئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے...... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھلانا میرا فرض ہے۔‘‘

(خطباتِ شوریٰ جلد 2 صفحہ نمبر 21)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

اردو زبان کی ترویج کیلئے
الفضل کی خریداری بڑھائیں

مجلس شوریٰ 2013ء میں پیش ہونے والی دوسری تجویز اردو زبان پر عبور حاصل کرنے کی ضرورت کے بارے میں تھی۔ مجلس شوریٰ کے منظور شدہ فیصلہ جات کے مطابق:۔

روزنامہ الفضل اردو زبان کی ترویج میں قابل تعریف کردار ادا کر رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ الفضل کی خریداری کو بڑھایا جائے اور اس کے استفادے کی طرف جماعت توجہ کرے۔ اگر ایک خریدار اخبار پڑھ لینے کے بعد دوسرے گھرانے کو مہیا کر دے اسی طرح اس کو آگے سے مہیا کیا جاتا رہے تو استفادہ میں وسعت پیدا ہوگی۔

مجلس شوریٰ کے اس فیصلہ کی تعمیل میں احباب جماعت سے گزارش ہے کہ الفضل کی خریداری کو بڑھائیں اور اس کا فیض عام کریں۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

ماہ مئی 2013ء کے دوران MTA پر نشر ہونے والے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پروگرام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل پروگرامز پاکستانی وقت کے مطابق MTA پر نشر ہوں گے۔

ریکارڈنگ کی تاریخ	پروگرام کی تفصیل	نشر ہونے کی تاریخ	دن	پاکستانی وقت		نشر مکرر
11-4-2004	دورہ نائیجیریا	16 مئی 2013	جمعرات	11:20PM	12:00PM	17 مئی 6:20AM
19-3-2004	دورہ نائیجیریا	17 مئی 2013	جمعہ	11:20PM	12:00PM	18 مئی 6:20AM
	(LIVE) Vancouver میں استقبال حضور انور ایدہ اللہ	**18** مئی 2013	**ہفتہ**	**10:30PM**	**2:30AM**	
18-9-2011	اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی 2011	19 مئی 2013	اتوار	11:20PM	12:00PM	20 مئی 6:20AM
	(LIVE) جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا، اختتامی خطاب	**19** مئی 2013	**اتوار**	**10:30PM**	**2:30AM**	
10-1-2004	حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دارالبرکات میں استقبال	20 مئی 2013	سوموار	11:20PM	12:00PM	21 مئی 6:20AM
18-5-2013	**Vancouver میں استقبال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**	**21** مئی 2013	**منگل**	11:20PM	12:00PM	22 مئی 6:20AM
19-5-2013	**جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا، اختتامی خطاب**	**22** مئی 2013	**بدھ**	11:20PM	12:00PM	23 مئی 6:20AM
2-10-2004	دورہ یوکے (Scunthorpe اور Bradford) 2004	23 مئی 2013	جمعرات	11:20PM	12:00PM	24 مئی 6:20AM
3-10-2004	دورہ یوکے	24 مئی 2013	جمعہ	11:20PM	12:00PM	25 مئی 6:20AM
19-5-2012	جلسہ سالانہ ہالینڈ، لجنہ سے خطاب	25 مئی 2013	ہفتہ	11:20PM	12:00PM	26 مئی 6:20AM
30-11-2004	دورہ یوکے (پہلا دن)	27 مئی 2013	سوموار	11:20PM	12:00PM	28 مئی 6:20AM
19-5-2012	جلسہ سالانہ ہالینڈ، لجنہ سے خطاب	28 مئی 2013	منگل	11:20PM	12:00PM	29 مئی 6:20AM
20-5-2012	جلسہ سالانہ ہالینڈ، اختتامی خطاب	29 مئی 2013	بدھ	11:20PM	12:00PM	30 مئی 6:20AM
6-9-2005	ڈنمارک پروگرام 1	30 مئی 2013	جمعرات	11:20PM	12:00PM	31 مئی 6:20AM
7-9-2005	ڈنمارک پروگرام 2	31 مئی 2013	جمعہ	11:20PM	12:00PM	یکم جون 6:20AM

(نوٹ: ہر ایک پروگرام پاکستانی وقت کے مطابق 12 بجے رات، 11:20 بجے اور اگلے روز صبح 6:20 بجے MTA پر نشر ہوں گے۔ ان پروگرامز کے اوقات میں 15 سے 20 منٹ کی تبدیلی ہو سکتی ہے۔)

(مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ)

دیکھے ہیں حسیں میں نے زمانے میں ہزاروں
پر حسن ترا سارے حسینوں سے سوا ہے

کیا نور ہے جو تجھ کو ملا ماہِ مبیں سے
کیا رنگ ہے جو سارے زمانے سے جدا ہے

لب کھلتے ہی پھولوں کی مہک آتی ہے تجھ سے
ہر دل پہ ترے نطق کا جادو سا چلا ہے

سوتا ہوں تو خوابوں میں نظر آتا ہے مجھ کو
حیران ہوں تو خانۂ ویراں میں بسا ہے

کچھ روشنی جو مجھ میں سدا رہتی ہے روشن
یہ تیرا کرم تیری محبت کی ضیاء ہے

خواجہ عبدالمومن

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب

ایک بزرگ رفیق حضرت مسیح موعود کا قبول، استقامت اور اخلاص و محبت

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی

ضلع خوشاب کے موضع تلّی سے نسبت رکھنے والے علم و فضل میں بلند پایہ۔ ایک گوہر نایاب، حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی سلسلہ احمدیہ کی تاریخ میں معروف ہیں۔ یہ مبارک وجود حق و صداقت کی طرف کشاں کشاں آیا اور پھر اخلاص و وفا اور محبت میں نمایاں مقام پایا۔ آپ کی بیعت اور اخلاص و محبت کا مختصر تذکرہ قارئین کے ازدیادِ ایمان کے لئے دیا جا رہا ہے۔

حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب نے بواسطہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب بیان کیا:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے عرصہ قیام لدھیانہ میں میں بھی حضور کے قدموں میں حاضر تھا وہاں بڑی مخالفت ہوئی۔ ایک مولوی اپنے عناد کی وجہ سے ہر ہر گلی میں تھوڑی تھوڑی دور آپ کے خلاف ہرزہ سرائی کرتا تھا۔ ایک روز وہ اس کوچہ میں بھی آ گیا جس میں حضور کا قیام تھا۔ اس مکان کی بیٹھک سڑک کے کنارہ پر تھی اور زنانہ حصہ مکان عقب میں تھا اور زنانہ حصہ سے بیٹھک کے اندر جانے کے لئے سڑک پر سے گزرنا ہوتا تھا۔ اتفاق ایسا ہوا جب وہ مولوی اس کوچہ میں باتیں کر رہا تھا تو حضور عقبی حصہ مکان سے بیٹھک کی طرف تشریف لا رہے تھے۔ جب اس مولوی نے برکاتِ انوارالٰہیہ سے روشن حضور کے روئے مبارک کو دیکھا تو تاب نہ لا سکا اور ایسا معجزانہ تصرف الٰہی ہوا کہ یا تو وہ حضور کے برخلاف کئی روز سے بول رہا تھا یا حضور کا مبارک چہرہ دیکھتے ہی فوراً حضور پُر نور کی طرف لپکا اور تقریر وغیرہ سب بھول گیا۔ حضور نے مصافحہ کو اپنا ہاتھ دے دیا۔ وہ حضور کا ہاتھ پکڑے پکڑے حضور کے ساتھ ہی بیٹھک کے اندر داخل ہو گیا اور پاس بیٹھ گیا اور عقیدت کا اظہار کرنے لگا۔ اس کے تمام ساتھ باہر گلی میں کھڑے اس ماجرا کو دیکھ کر حیران و ششدر رہ گئے اور باہر کھڑے انتظار کرتے رہے مگر مولوی صاحب تھے کہ اندر سے باہر ہی نہ آتے تھے۔ ادھر مولوی صاحب تائب ہو کر آپ پر ایمان لے آئے اور ان کی درخواست پر حضرت اقدس نے ان کی بیعت قبول فرمائی۔ ان کے ساتھیوں نے جو برابر باہر انتظار میں تھے غالباً مولوی صاحب کو بلانے کے لئے اندر پیغام بھی بھیجا۔ مگر یہاں سماں ہی اور تھا۔ یہ علم ہونے پر کہ مولوی صاحب نے تو بیعت کر لی ہے ان کے تمام ساتھی مولوی صاحب کو گالیاں دیتے ہوئے منتشر ہو گئے اور پھر کسی نے مولوی صاحب کا ساتھ اختیار نہ کیا۔

واقعہ بیعت کی تفصیلی روایت

یہ بزرگ حضرت مولوی عبدالغنی صاحب المعروف مولوی غلام نبی صاحب خوشابی تھے۔ آپ کے اس واقعہ بیعت کو حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی نے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا اس کا ملخص یہ ہے۔

”لدھیانہ میں 1891ء میں حضرت اس ...... کے قیام کے زمانہ کی بات ہے کہ علمائے لدھیانہ اور مولوی غلام نبی صاحب خوشابی جو ایک جید عالم اور واعظ خوش بیان تھے مخالفت میں دیوانہ ہو رہے تھے۔ مولوی صاحب کی وہاں دھوم مچ گئی اور جا بجا ان کے علم و فضل کا چرچا ہونے لگا۔ ہر وعظ میں مولوی صاحب حضرت مسیح کے بارے میں آیتیں پڑھتے اور حدیثیں پڑھنے لگے۔ ایک روز ان کا اس محلّہ میں وعظ تھا۔ جس میں حضرت اقدس قیام رکھتے تھے۔ اس وعظ کے سننے کے لئے ہزاروں آدمی جمع تھے۔ مولوی محمد حسین، مولوی شاہ دین، مولوی عبدالعزیز، مولوی محمد، مولوی عبداللہ صاحبان اور دو چار اور مولوی صاحبان جو بیرون سے مولوی غلام نبی صاحب کی علمی لیاقت و شہرت کو دیکھنے کے شوق میں آئے تھے۔ اس خاص وعظ میں حاضر تھے۔ اس وعظ میں مولوی غلام نبی صاحب نے اپنا سارا علم ختم کر دیا اور تحسین و آفرین اور مرحبا کے نعرے بلند ہو رہے تھے۔ جو ہمارے کانوں تک پہنچ رہے تھے اور ہم پانچ چار آدمی چپکے بیٹھے تھے“۔

مولوی صاحب وعظ میں پوری مخالفت کا زور لگا کر چلے اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر اور مولوی صاحبان تھے اور ادھر سے حضرت اقدس مردانہ مکان میں جانے کے لئے زنانہ مکان سے نکلے تو مولوی صاحب سے سامنا ہو گیا اور خود حضرت اقدس نے السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور مولوی صاحب نے جواب دیتے ہوئے مصافحہ کی۔ خدا جانے اس مصافحہ میں کیا برقی قوت تھی اور کیا مقناطیسی طاقت اور روحانی کشش کہ یداللہ ہاتھ ملاتے ہی مولوی صاحب ایسے از خود رفتہ ہوئے کہ کچھ چوں و چرا نہ کر سکے اور ہاتھ میں ہاتھ دیئے سیدھے مردانہ مکان میں ساتھ ہی چلے گئے اور سامنے دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔

باہر سامعین اور مولوی حیرت زدہ تھے اور باہم گفتگو کرتے تھے۔ ایک نے کہا ارے یہ کیا ہوا۔ مولوی صاحب نے یہ کیا حماقت کی کہ مرزا صاحب کے ساتھ چلے گئے۔ دوسرے نے کہا مرزا جادوگر ہے خبر نہیں کیا جادو کر دیا ہوگا۔ تیسرے نے کہا مولوی صاحب دب گئے۔ مرزا صاحب کا رعب بڑا ہے۔ چوتھے نے کہا۔ اجی مرزا صاحب نے جو اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے مرزا خالی نہیں ہے۔ کیا یہ دعویٰ ایسے ویسے کا ہے؟ پانچواں بولا مرزا روپیہ والا معلوم ہوتا ہے۔ مولوی لالچی ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب نے کچھ لالچ دے دیا ہوگا۔ بعض نے یہ کہا کہ مولوی صاحب عالم فاضل ہیں مرزا کو سمجھا کے اور توبہ کرا کے آئیں گے۔ کسی نے کہا، یہ ٹھیک ہے اور ایسا موقعہ ملاقات اور نصیحت کرنے کا بار بار نہیں ملتا۔ عام لوگ یہ کہتے تھے کہ مولوی صاحبان یہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب مرزا صاحب سے علم میں خواہ کسی اور صورت سے۔ مرزا بڑا چالاک اور علم والا ہے۔ مولوی صاحبان یہ کہتے تھے کہ مولوی صاحب مرزا صاحب سے علم میں کم نہیں۔ لالچی نہیں۔ صاحب روزگار ہیں۔ اللہ اور رسول کو پہچانتے ہیں۔ فاضل ہیں۔ مرزا کی خبر لینے گئے ہیں۔ دیکھنا تو سہی مرزا کی کیسی گت بنتی ہے۔ مرزا کو نیچا دکھا کے آئیں گے۔

ادھر مولوی غلام نبی صاحب مکان کے اندر خاموش بیٹھے تھے اور انہوں نے پوچھا کہ حضرت! آپ نے وفات مسیح کا مسئلہ کہاں سے لیا ہے؟ فرمایا قرآن شریف حدیث اور علمائے ربانی کے اقوال سے (مولوی صاحب کے دریافت کرنے پر) دو آیات .... دکھائیں اور بتایا کہ توفّیت اور یُوَفّی دو الگ الگ باب سے ہیں۔ آپ غور کریں۔ مولوی صاحب دو چار منٹ سوچ کر کہنے لگے کہ معاف فرمائیے۔ آپ نے جو فرمایا وہ صحیح ہے۔ قرآن مجید آپ کے ساتھ ہے۔ حضور نے پوچھا جب قرآن مجید ہمارے ساتھ ہے تو آپ کس کے ساتھ ہیں۔ اس پر مولوی صاحب کے آنسو جاری ہو گئے اور ان کی ہچکی بندھ گئی اور انہوں نے عرض کیا کہ یہ خطا کار بھی حضور کے ساتھ ہے۔

جب دیر ہو گئی تو لوگ آواز پر آواز دینے لگے کہ مولوی صاحب باہر تشریف لایئے۔ پھر بھی مولوی صاحب نے جواب نہ دیا۔ تو لوگ بہت چلائے۔ مولوی صاحب نے کہلا بھیجا کہ میں نے حق پالیا۔ اب میرا تم سے کچھ کام نہیں۔ اگر تم اپنا ایمان سلامت رکھنا چاہتے ہو تو تائب ہو کر اس امام کو مان لو۔ میں اس امام صادق سے کس طرح الگ ہوسکتا ہوں۔ جو (۔) موعود ہے۔

سلام کا ذکر کر کے مولوی صاحب نے حدیث پڑھی پھر حضرت اقدس کی طرف متوجہ ہو کر دوبارہ پڑھی اور پھر عرض کیا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق میں ان کو سلام کہتا ہوں اور پھر دوبارہ بھی سلام کیا۔ حضرت اقدس نے اس وقت عجیب آواز سے وعلیکم السلام فرمایا کہ دل سننے کی تاب نہ لائے اور مولوی صاحب مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اس وقت حضرت اقدس کے چہرہ مبارک کا بھی اور ہی نقشہ تھا۔ حاضرین بھی عجیب سُرور کی حالت میں تھے۔ پھر مولوی صاحب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا۔ یہ غلام نبی اس کو کیسے چھوڑے۔ یہی مسیح موعود اور امام مہدی موعود ہیں۔ آنے والے آ گئے آ گئے بے شک وشبہ آ گئے۔

لوگوں کو مولوی صاحب نے کہا تم جاؤ یا میری طرح حضرت اقدس کے مبارک قدموں میں گرو تا کہ نجات پاؤ۔ منتظر لوگوں کو جب یہ جواب ملا۔ تو کیا مولوی ملّا اور کیا خاص و عام سب کی طرف سے کافر کافر کا شور بلند ہوا اور وہ گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہوئے منتشر ہو گئے۔ پھر مولویوں کی طرف سے مولوی غلام نبی صاحب کو مباحثہ کے پیغام آنے لگے اور بعض کی طرف سے پھسلانے کے لئے کہ ہماری ایک دو بات سن جاؤ لیکن مولوی صاحب نے جواباً یہ شعر پڑھا۔

حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجھ کو تو سمجھائے کہ سمجھائیں گے کیا

مولوی صاحب نے مباحثہ کرنا قبول کیا لیکن مباحثہ کے لئے کوئی نہ آیا۔ پھر مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا کہ میں مباحثہ کرنے کو تیار ہوں۔ پھر مولوی صاحب کو امرتسر یا لاہور سے خط آیا کہ خواہ تم یا مرزا صاحب یا کوئی اور وفات مسیح کے بارے میں ایک آیت یا متعدد آیات پیش کرے۔ فی آیت پچاس روپے انعام دوں گا۔ حضرت اقدس کے مشورہ سے مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہم اڑھائی درجن آیات پیش کریں گے۔ آپ اپنے اقرار کے مطابق پندرہ سو روپے لاہور کے کسی بینک میں جمع کر کے رسید بجوادیں۔ لیکن جواب ندارد۔ پھر خود مولوی صاحب نے ایک اشتہار شائع کیا جو شخص حیاتِ مسیح کے بارے میں قرآن شریف کی آیت صریح اور حدیث صحیح پیش کرے تو فی آیت اور فی حدیث دس روپے دیئے جائیں گے۔ لیکن اشتہار کے بعد خاموشی رہی۔

حضرت مولوی صاحب کی اخلاص و محبت میں ترقی

مولوی غلام نبی صاحب حضرت اقدس کے ہی ہو رہے اور ان کا بحراب کھلا کہ جو کوئی آتا اس سے گفتگو اور مباحثہ کے لئے آمادہ ہو جاتے اور پہلے خود ہی گفتگو کرتے۔ مولوی صاحب حضرت اقدس کا چہرہ دیکھتے رہتے۔ حضرت اقدس نے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کے متعلق تفسیراً کچھ فرمایا تو مولوی صاحب وجد میں آ گئے اور کہنے لگے کہ یہ فہم

قرآن۔ ان کی عشقیہ حالت ترقی کرتی گئی۔ حضرت اقدس اندرون خانہ تشریف لے جاتے تو مولوی صاحب کی حالت بےقراری اور دیوانگی کی سی ہوجاتی اور حضرت اقدس کے آنے پر آپ کو چین آتا۔ مولوی صاحب کو سابقاً مخالفت کرنے پر بےچینی تھی۔ وہ بار بار کہتے کہ اتنے روز جو میری طرف سے مخالفت ہوئی۔ میری طرف سے گستاخانہ الفاظ نکلے قیامت کے روز میں اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا۔ پھر استغفار کرتے اور سخت بےقراری سے روتے تھے۔

مولوی صاحب کو خط آیا کہ جلد آجائیں۔ ورنہ ملازمت جاتی رہے گی۔ لیکن مولوی صاحب نے کہا کہ بیعت میں شرط دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہے۔ مجھے ملازمت کی پرواہ نہیں۔ ایک روز اس کا ذکر ہونے پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خود ملازمت ترک کرنا ناشکری ہے آپ کو ملازمت پر ضرور چلے جانا چاہئے۔ چنانچہ دوبارہ بیعت کرکے مولوی صاحب مجبوراً روانہ ہوگئے۔ لیکن پھر ہنستے ہوئے واپس آئے کہ ریل گاڑی جاچکی تھی۔ دوسری گاڑی کے آنے میں وقت تھا۔ میں نے کہا جتنی دیر اسٹیشن پر لگے اتنی دیر حضرت صاحب کی صحبت میں رہوں تو بہتر ہے۔ یہ صحبت کہاں میسر ہے۔ حضور نے فرمایا جزاک اللہ یہ خیال بہت اچھا ہے۔ اس میں کچھ حکمت الٰہی ہے۔ یہ باتیں ہورہی تھیں کہ دوسرا خط آیا کہ اپنی ملازمت پر حاضر ہوجائیں یا درخواست رخصت بھیج دیں۔ میں کوشش کرکے رخصت دلوادوں گا۔ حضرت اقدس نے فرمایا ریل کے نہ ملنے میں یہ حکمت الٰہی تھی۔ حضور کے ارشاد پر مولوی صاحب نے رخصت کی درخواست دے دی جو منظور ہوگئی اور مولوی صاحب کو بہت روز تک حضرت اقدس کی خدمت میں رہنے اور فیض صحبت حاصل کرنے کا موقعہ ملا۔

(ملخص از تذکرۃ المہدی بحوالہ رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 102 تا 109)

حضرت مولوی صاحب کی وفات

حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی کے زیادہ تفصیلی حالات، اولاد اور وفات کے متعلق بہت کم ذکر ملتا ہے۔ تاہم بعض تحریرات سے وفات کا اندازہ ہوتا ہے۔

1۔ آپ کی بیعت 29 مئی 1891ء نمبر 231 پر یوں درج ہے۔

''مولوی غلام نبی ساکن خوشاب ضلع بھیرہ (سکونت خوشاب ضلع بھیرہ (رجسٹر بیعت)''

(بحوالہ رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 109)

2۔ شیخ نور احمد صاحب جن کے مطبع میں امرتسر میں ازالہ اوہام زیر طبع تھا بیان کرتے ہیں کہ حضرت اقدس کی خدمت میں لدھیانہ میں حاضر ہوا تو مولوی غلام نبی صاحب موصوف اس وقت وہاں موجود تھے۔

(رسالہ نور احمد نمبر 1 صفحہ 13 بحوالہ رفقاء احمد جلد دہم صفحہ 109)

حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم جو جنوری 1897ء کی مطبوعہ ہے میں مولوی غلام نبی صاحب مرحوم ساکن خوشاب شاہ پور درج ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس سے قبل وفات پاچکے تھے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتب میں آپ کا ذکر

حضرت اقدس مسیح موعود نے نہایت محبت سے آپ کا ذکر اپنی کتب میں فرمایا ہے۔

1۔ اشتہار مورخہ 23/اگست 1891ء کے ذریعہ لدھیانہ وغیرہ نے علماء کو حضرت اقدس سے مقابلہ کی دعوت دی تھی۔ ان داعیان میں اکاون نمبر پر آپ کا اسم گرامی یوں درج ہے۔

''مولوی عبدالغنی عرف غلام نبی خوشابی''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص 200)

2۔ حضرت اقدس کی تصنیف انجام آتھم جس کے آخر پر تاریخ تصنیف 22 جنوری 1897ء درج ہے۔ تین سو تیرہ خاص رفقاء کرام کی فہرست میں آپ کا نام یوں موجود ہے۔

''مولوی غلام نبی صاحب مرحوم خوشاب۔ شاہ پور''

3۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:۔

''جبّی فی اللہ مولوی عبدالغنی صاحب معروف مولوی غلام نبی خوشابی دقیق فہم اور حقیقت شناس ہیں اور علوم عربیہ تازہ بتازہ ان کے سینہ میں موجود ہیں۔ اوائل میں مولوی صاحب موصوف سخت مخالف الرّائے تھے۔ جب ان کو اس بات کی خبر پہنچی کہ یہ عاجز مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور مسیح ابن مریم کی نسبت وفات کا قائل ہے تب مولوی صاحب میں پرانے خیالات کے جذبہ سے ایک جوش پیدا ہوا اور ایک عام اشتہار دیا کہ جمعہ کی نماز کے بعد اس شخص کے رد میں ہم وعظ کریں گے۔ شہر لدھیانہ کے صدہا آدمی وعظ کے وقت موجود ہوگئے۔ تب مولوی صاحب اپنے علمی زور سے بخاری اور مسلم کی حدیثیں بارش کی طرح لوگوں پر برسانے لگے۔ صحاح ستہ کا نقشہ پرانی لکیر کے موافق آگے رکھ دیا۔ ان کے واعظ سے سخت جوش مخالفت کا تمام شہر میں پھیل گیا۔ کیونکہ ان کی علمیت اور فضیلت دلوں میں مسلّم تھی لیکن آخر سعادت ازلی کشاں کشاں ان کو اس عاجز کے پاس لے آئی اور مخالفانہ خیالات سے توبہ کرکے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اب ان کے پرانے دوست ان سے سخت ناراض ہیں مگر وہ نہایت استقامت سے اس شعر کے مضمون کا ورد کر رہے ہیں۔

حضرتِ ناصح جو آویں دیدہ و دل فرشِ راہ
پر کوئی مجھ کو تو سمجھا وے کہ سمجھائیں گے کیا

(ازالہ اوہام حصہ دوم روحانی خزائین جلد 3 صفحہ 525)

الغرض حضرت مولوی غلام نبی صاحب خوشابی کا زہد و تقویٰ اور سعادت انہیں مخالفت کے میدانِ کارساز سے نکال کر کشاں کشاں حضرت امام الزمان بانی سلسلہ احمدیہ کے قدموں میں لے آئی اور آپ جماعت میں داخل ہوکر دائمی برکتوں کے وارث بن گئے۔

❁ ...... ❁ ...... ❁

مکرم سید نادر سیدین صاحب

صحت مند اور معلوماتی مشاغل

نوادرات، ٹکٹیں، سکے، میڈلز، کرنسی نوٹ، ماچسیں، فون کارڈ جمع کرنا

جب سے انسانی زندگی کا ارتقاء ہوا ہے اُس وقت سے اب تک مختلف ادوار میں انسان ترقی کی منازل طے کرتا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے روزمرہ کے کاموں میں بھی تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ شروع ہی سے انسان کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ وہ اپنی چیزوں کو محفوظ رکھتا رہا ہے۔ جس طرح پتھر کے دور کے انسان اپنے کھانے پینے کے برتن، ہتھیاروں اور زیورات کو محفوظ رکھتے تھے۔ اُس دور کے انسان کی یہ چیزیں آج کے دور کے انسان کے لئے نوادرات ہیں۔

نوادرات

یہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جو بہت پُرانی اور اپنی مثال آپ ہوتی ہیں۔ ان نوادرات میں مندرجہ ذیل چیزیں آتی ہیں۔

1۔ قدیم ہتھیار 2۔ مجسمے 3۔ قدیم برتن 4۔ کپڑے 5۔ قدیم سکے 6۔ پُرانے دستاویزات وغیرہ۔

نوادرات جمع کرنا اس وقت دنیا کا مہنگا ترین شوق ہے۔ یہ شوق تو ہے ہی پر ساتھ ساتھ کمائی کا ذریعہ بھی ہے۔ لوگ بڑی بڑی رقوم خرچ کرکے یہ نوادرات خریدتے اور بیچتے ہیں۔

ٹکٹ (stamps)

اب آپ کو دنیا کے سب سے زیادہ مشہور مشغلے ٹکٹ کے بارے میں بتاتا ہوں جو بچوں، بڑوں اور عورتوں، مردوں میں یکساں مقبول ہے۔

دنیا کا سب سے پہلا ٹکٹ برطانیہ کا black panny ہے جو 1840ء میں چھپا اس کے بعد سے ہر ملک نے اپنا ٹکٹ جاری کرنا شروع کیا۔

ٹکٹ کی اقسام

1۔ استعمال شدہ ٹکٹ used stamp
2۔ غیر استعمال شدہ ٹکٹ mint stamp
3۔ miss print stamp
4۔ over print stamp
5۔ block
6۔ set of six
7۔ first day cover
8۔ stemp broucher
9۔ souvenir sheet
10۔ ٹکٹوں کی اشکال
11۔ ٹکٹوں کے لئے استعمال شدہ اشیاء

سب سے پہلے میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ ٹکٹ کس طرح جمع کئے جاتے ہیں۔ اس کے دو طریقے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ آپ کے گھر پاکستان کے مختلف شہروں سے یا دوسرے ممالک سے جو خط آتے ہیں ان پر ٹکٹ لگے ہوتے ہیں ان لفافوں پر سے ٹکٹ اتاریں مگر بہت دھیان سے کہ ٹکٹ پھٹ نہ جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے دوستوں سے جن کو ٹکٹیں جمع کرنے کا شوق ہو ٹکٹوں کا تبادلہ کرکے جمع کریں۔

اب میں آپ کو ٹکٹوں کی مختلف اقسام کے بارے میں بتاتا ہوں۔

استعمال شدہ ٹکٹ

ان ٹکٹوں کو کہا جاتا ہے جو لفافے پر لگے ہوتے ہیں اور ان پر ڈاکخانے مہر لگا دیں تو ان کو استعمال شدہ یا cancel یا used کہا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو دوبارہ لفافے پر استعمال نہیں کیا جاسکتا اور اس کی قیمت آدھی سے بھی کم ہو جاتی ہے۔

غیر استعمال شدہ ٹکٹ

یہ ٹکٹوں کی وہ قسم ہے جو بغیر مہر کے ہوتی ہیں اور ڈاکخانے سے مل جاتے ہیں۔ ان کو غیر استعمال شدہ یا mint یا unused کہا جاتا ہے جب تک یہ ٹکٹ لفافے پر نہ لگائے جائیں یعنی غیر استعمال شدہ رہیں ان کی قیمت میں دن بدن اضافہ ہوتا

رہتا ہے۔

Miss Print

اس قسم کے ٹکٹوں میں کہیں نہ کہیں لکھائی میں کوئی غلطی رہ جاتی ہے ویسے تو بڑے دھیان سے ان ٹکٹوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے کہ کہیں کوئی غلطی نہ رہ جائے مگر اس کے باوجود کبھی کبھار کوئی حرف یا لفظ یا تصویری غلطی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹکٹ انمول ہو جاتا ہے اس طرح کے ٹکٹوں کی مثال بہت کم ہے مگر جتنے بھی ہیں نایاب ہیں۔

Over Print

ٹکٹوں کی اس قسم میں ٹکٹ کے اوپر الفاظ، حروف یا جملہ پرنٹ یا over print کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح 1947ء میں پاکستان کے قیام کے وقت اتنا وقت نہ تھا کہ نیا ٹکٹ جاری کیا جاتا اس کے لئے انڈیا کے جارج ششم کے ٹکٹ پر Pakistan لفظ پرنٹ کیا گیا ان ٹکٹوں کی تعداد 19 تھی۔

اسی طرح گیانا Guyana نے جماعت کے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر اپنے سرکاری ٹکٹ پر Ahmadiyya centenory 1889-1989 پرنٹ کیا یہ دو ٹکٹوں پر مشتمل ہے۔

چار ٹکٹوں کا سیٹ

block of four

یہ چار ٹکٹوں کا سیٹ ہوتا ہے جس کی کافی اہمیت ہوتی ہے اور منٹ کی حالت میں اس کی کافی قیمت ہو جاتی ہے خاص طور پر اس بلاک کی زیادہ اہمیت ہوتی ہے جس کے نیچے printing security press لکھا ہوا ہو۔ اس طرح کی تمام sheets میں ایک ہی block نکلتا ہے۔

چھ ٹکٹوں کا سیٹ

یہ بھی block کی طرح کی اہمیت رکھتا ہے اس کی بھی اپنی جگہ اچھی قیمت ہوتی ہے۔

First Day Cover

(F.D.C)

جس طرح نام سے ظاہر ہے کہ یہ پہلے دن کا ٹکٹ لفافے پر لگا ہوتا ہے اور اس پر اس ٹکٹ کے حوالے سے اسی دن کی مُہر لگائی جاتی ہے اور یہ ملک کے تمام G.P.O (جنرل پوسٹ آفس) سے مل جاتے ہیں۔ F.D.C کی ٹکٹ کے شوقین کی نظر میں بہت اہمیت ہوتی ہے اور کاروباری نقطہ نگاہ سے دن بدن اس کی قیمت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

کتابچہ Stamp Leaf Let

جس دن ٹکٹ جاری ہوتا ہے تو اس کے ساتھ F.D.C اور ایک کتابچہ یا پمفلٹ بھی جاری ہوتا ہے۔ جس میں جاری شدہ ٹکٹ کی مکمل تفصیل اور اہمیت بتائی جاتی ہے۔ یہ بھی شائقین ٹکٹ کے لئے بہت قیمتی ہوتا ہے اور اس کی بھی بہت اہمیت ہے۔

Souvenior Sheet

یہ بھی ایک طرح کا ٹکٹ ہے مگر عام ٹکٹ سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ ایک طرح سے یہ ٹکٹ کے شائقین کے لئے تحفے کی طرح ہوتا ہے اور ملک کے انٹرنیشنل موقع کی اہمیت کے اعتبار سے شائع کیا جاتا ہے عام ٹکٹوں کے مقابلے میں یہ قیمت کے لحاظ سے زیادہ اور قیمتی ہوتے ہیں۔

ٹکٹوں کی اشکال

شروع شروع میں ٹکٹ کی شکل Rectangular یا Square ہوتی تھی آہستہ آہستہ مختلف ممالک نے تکونے ٹکٹ جاری کرنے شروع کئے اور اب تو ہر طرح کی شکلوں کے ٹکٹ جیسے گول، لمبے، پھلوں اور ممالک کے جھنڈوں یا نقشے کی اشکال یا جانوروں اور خلائی مہمات کی شکلوں کے بہت خوبصورت ٹکٹ مارکیٹ میں آگئے ہیں۔ اس وقت دنیا میں سیرالیون واحد ملک ہے جس نے مختلف شکلوں کے لاتعداد ٹکٹ جاری کئے ہیں اور ان کی دنیا بھر میں بہت مانگ ہے۔

ڈاک کے ٹکٹ کو لفافے سے اُتارنے کا طریقہ

اس کے لیے پہلے ٹکٹ کو لفافے پر سے علیحدہ کرنا ہوتا ہے اس کے لیے قینچی کی مدد سے ٹکٹ کے اردگرد آدھ آدھ انچ کا فاصلہ چھوڑ کر کاٹ لیں اس کے بعد اس کو پانی بھرے برتن میں ڈال کر چند منٹ انتظار کریں اگر پانی نیم گرم ہو تو ٹکٹ کاغذ پر سے چند منٹ بعد خود بخود الگ ہو جاتا ہے اس کے بعد ٹکٹ کو اخبار کے درمیان خشک کرنے کے لئے رکھ دیں جب خشک ہو جائے تو اس کو البم میں رکھ لیں۔

کیٹلاگ Catalog

کیٹلاگ میں ڈاک کے ٹکٹوں کی فہرست ہوتی ہے جس میں ڈاک کے ٹکٹوں کی تفصیل جیسے ملک کا نام، تاریخ اجراء اور وجہ اجراء دی جاتی ہے اس میں ٹکٹ کی اصل قیمت، بازاری قیمت اور چھاپنے والے کا نام بھی ہوتا ہے۔

اس وقت امریکی کیٹلاگ Standard اور برطانوی کیٹلاگ Gibbons بہت مشہور ہیں۔

پوسٹ کارڈ

یہ G.P.O کی طرف سے جاری ہوتا ہے اس پر ٹکٹ اندرون ملک کے لئے یا بیرونی ممالک کے لئے ان کی قیمت کے مطابق پرنٹ کیا جاتا ہے ہر ملک مختلف قسم کے خوبصورت پوسٹ کارڈ چھاپتے ہیں ان کی Collectors کے نزدیک بہت اہمیت ہوتی ہے۔ ان پوسٹ کارڈز میں بھی ٹکٹوں کی طرح بعض اوقات کوئی نہ کوئی غلطی رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کی قیمت بڑھ جاتی ہے۔

Aerograme

یہ خط کی اس قسم کو کہتے ہیں جو G.P.O کی طرف سے ملتا ہے اس خط پر بھی پہلے سے بیرون ملک اور اندرون ملک کے لئے ان کے مطابق مالیت کے ٹکٹ چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔ خط لکھنے کے بعد اس کو چاروں طرف سے بند کیا جاسکتا ہے۔

View Cards

تمام ممالک اپنے خوبصورت مقامات کو کارڈز کی شکل میں چھاپتے ہیں۔ View Cards بھی مشغلے کے طور پر شہرت پا رہا ہے۔ ان کے collectors ایک دوسرے سے ان کا تبادلہ کرتے ہیں ایک طرح سے یہ معلومات کا بہترین ذریعہ ہے اس سے کسی بھی ملک کے بارے میں معلومات میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

آج کل جو View Cards آرہے ہیں وہ مندرجہ ذیل قسم کی معلومات فراہم کررہے ہیں۔

ا)۔ شہروں کے بارے میں
ب)۔ پھولوں اور جانوروں کے بارے میں
ج)۔ فلکیات کے بارے میں
د)۔ سائنس کے بارے میں
ر)۔ مذہبی معلومات کے بارے میں وغیرہ

سکے Coins/Numistic

سکوں کی تاریخ اتنی ہی پرانی ہے جتنی انسانی تہذیب جب سے انسان میں شعور پیدا ہوا اس نے روزمرہ زندگی کے لین دین کے لئے اور اپنی آسانی کے لئے سکوں کو رواج دیا۔

سکوں کا استعمال سب سے پہلے 4500 قبل مسیح میں Mesopotamia جو اب جنوبی عراق ہے، میں شروع ہوا۔ ان کو چاندی سے تیار کیا جاتا اور ان پر قیمت بھی لکھی جاتی تھی اور قیمت کا تعین چاندی کی قیمت کے حساب سے کیا جاتا تھا۔ یہ طریقہ کار کافی عرصہ تک مختلف ممالک میں رائج رہا۔

باقاعدہ سکے کی شکل میں 600 قبل مسیح میں لائڈیا دور حکومت (Kingdom of Lydia) جو موجودہ ترکی ہے، میں رائج ہوا۔ پہلی دفعہ جن ممالک میں کرنسی سکے کی شکل میں رائج ہوئے مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ شمالی امریکہ میں چاندی کا سکہ 1794ء
2۔ فرانس میں سونے کا سکہ 1360ء۔ چاندی کا سکہ 1577ء
3۔ جرمنی Saxony 1024ء
4۔ ہالینڈ celtic tribe دوسری صدی
5۔ بیلجیم دوسری صدی
6۔ اٹلی روم تیسری صدی
7۔ سپین 210 قبل مسیح
8۔ ترکی lydia 600 قبل مسیح
9۔ macedonia macedonia 359 قبل مسیح
10۔ Catuvellauni Catuvellauni 10ء
11۔ لیبیا 500 قبل مسیح

سکے رکھنے کے لئے احتیاطی تدابیر

اس سلسلے میں جو چیزیں استعمال ہوتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ دانتوں کا برش
2۔ tooth pick
3۔ بال پوائنٹ کا ڈھکن
4۔ الکوحل Alcohol
5۔ روئی Cotton
6۔ آتشی عدسہ Magnifying Glass
7۔ لیموں Lemon

سکوں کو رکھنے کے لئے مارکیٹ سے ایک ٹرے مل جاتی ہے جس میں مختلف سائز کے چھوٹے چھوٹے 30 سے 40 خانے ہوتے ہیں۔ اکثر لوگ جن کو پتہ نہیں ہوتا وہ سکے پلاسٹک کے لفافوں میں رکھتے ہیں۔ جس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد سکوں کے اوپر ہرے رنگ کی کائی جم جاتی ہے جس کو اُتارنے میں بہت مشکل پیش آتی ہے ان کو محفوظ رکھنے کے لیے یا تو ٹرے میں رکھیں یا کاغذ کے لفافوں میں۔

سکوں کی حفاظت کا کام بہت بڑا ہے۔ خاص طور پر پُرانے سکوں کا، کیونکہ یہ کئی لوگوں کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں یا پھر کافی عرصہ زمین کے اندر دفن رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان پر بہت زیادہ گندگی جمع ہو جاتی ہے۔ پہلے تو اس کو Alcohal، صابن اور صاف پانی سے دھوئیں اس کے بعد اگر کچھ گندگی رہ جاتی ہے تو اس کو دانتوں کے برش یا Tooth Pick کی مدد سے صاف کر لیں۔ دھاتوں پر کرنے والی پالش کا

استعمال بالکل نہیں کرنا اس سے سکے خراب ہو جاتے ہیں۔اس کے علاوہ خراب ہاتھوں سے سکے کو نہ پکڑیں اس کے لیے چمٹی کا استعمال کریں۔

کرنسی نوٹ Bank Note

کرنسی نوٹ پہلی دفعہ چین میں 650ء سے 800ء کے درمیان ٹنگ کے دور میں شروع ہوئے۔اسی کے دور حکومت میں پہلی دفعہ کاغذ کی ایجاد ہوئی۔ٹنگ دور حکومت (Tang Dynasty) میں پہلے کانسی کے سکوں کا رواج تھا مگر جب زیادہ مالیت کے سکے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے جاتے تو ان کا وزن بہت زیادہ ہوتا اور ان کی حفاظت بھی مشکل ہوتی لہٰذا کاغذ کے نوٹ کو رواج دیا گیا۔

1000ء میں سنگ دور حکومت (Sung Dynasty) میں جدید طرز کے کاغذی نوٹ جاری ہوئے۔

چین کے بعد جن ممالک میں کاغذی نوٹ جاری ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1۔برطانیہ: ولیم III کے دور حکومت 1680ء میں انگلینڈ کے مقام پر

2۔امریکہ: دسمبر 1690ء Massachusetts کے مقام پر

3۔روس: کتھیرین دی گریٹ II کے دور حکومت 1769ء

4۔جرمنی: 1876ء میں

5۔جاپان: Kemmuera کے دور حکومت 1334ء میں ٹوکیو کے مقام پر

6۔کوریا: ٹائی جون بادشاہ کے دور حکومت 1401ء میں

7۔جنوبی افریقہ: 1781ء میں Cape of Good کے مقام پر

8۔مشرقی افریقہ: kaisar wilhelm II کے دور حکومت 1905ء میں دارالسلام کے مقام پر

9۔مغربی افریقہ: 1958ء میں لائبیریا کے مقام پر

10۔وسطی افریقہ: 1920ء میں rohodesia کے مقام پر

11۔مغربی افریقہ: 1952ء میں لیبیا کے مقام پر

12۔آسٹریلیا: Governor lachlan کے دور حکومت 1814ء میں سڈنی کے مقام پر

اس وقت تمام ممالک کرنسی نوٹ نکال رہے ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک خوبصورت نوٹ شائع ہو رہے ہیں اس مشغلے کا شوق رکھنے والوں کے لیے اس میں معلومات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

ٹکٹ، سکے اور کرنسی نوٹ جمع کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ جہاں معلومات ملتی ہیں وہاں ان ممالک کی زبان سمجھنے میں بھی آسانی ہوتی ہے اگر آپ توجہ سے ان پر لکھی گئی عبارت کو دیکھنے اور کتابوں کے ذریعہ اس تحریر کو سمجھیں تو زبان سیکھنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے۔

میڈل (Medals)

میڈل جمع کرنے کے مشغلہ کو ایک صدی سے زیادہ عرصہ نہیں ہوا۔تقریباً 45 سال سے یہ باقاعدہ مشغلہ کے طور پر شہرت پا رہا ہے اور دن بدن اس کے شائقین میں اضافہ ہو رہا ہے۔میڈل مندرجہ ذیل پانچ اقسام کے ہوتے ہیں۔

1- Orders
2- Decoration for gallantry
3- compaign medals
4- Long service medals
5- Jubilee and Coronation medals

Orders -1

اس قسم کا میڈل ملٹری اور سولین کے شعبوں میں بہترین کام کرنے والوں کو دیا جاتا ہے کسی ملک میں سولین شعبے میں اگر ملکی فرد کے ساتھ ساتھ کسی غیر ملکی فرد نے بھی ملک کی بہتری کے لیے کام کیا ہو تو اس کو بھی میڈل دیا جاتا ہے۔

Decoration for gallantry -2

یہ میڈل ان شخصیات کو دیا جاتا ہے جنہوں نے اپنے ملک کے لیے کوئی بہت بڑا کام یا کارنامہ کیا ہو اور اپنے لحاظ سے تمام کارناموں سے منفرد ہو۔مثال کے طور پر چند میڈلز کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1- The Victoria Cross 1856
2- The New Zealand Cross 1869
3- The Indian Order of Merit 1837
4- The Royel Red Cross 1882
5- The Military Cross 1914
6- نشانِ حیدر 1965ء
7- The Kaiser-i-Hind Medal 1900
8- The Iron Cross

Campaign Medals -3

یہ میڈلز مختلف شعبوں میں کارنامے انجام دینے پر دیے جاتے ہیں جن کا تعلق ملک کے کسی بھی شعبے سے ہو سکتا ہے۔ان میڈلز کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

1- The Honourable East India Companys Medal 1778
2- The Mysore Campaign Medal 1790
3- The Waterloo Medals 1815
4- The Jellalabad Medal 1841
5- The Gwalior Campaign Star 1843

Long Service Medals -4

کسی بھی شعبے میں طویل عرصہ تک، بہترین کام سرانجام دینے پر یہ میڈل دیا جاتا ہے۔

Jubilee and Coronation Medals -5

یہ میڈل collectors کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔یہ اس وقت نکالا جاتا ہے جب کسی حکمران کی تاج پوشی یا silver یا golden جوبلی منائی جائے۔

Badges

یہ سب سے سستا اور آسان مشغلہ ہے ہر ملک مختلف مواقع پر Badges نکالتا ہے۔اس وقت روس، امریکہ اور چین نہایت خوبصورت اور زیادہ تعداد میں Badges نکالنے والے ممالک ہیں۔اسی طرح پاکستان میں بھی اس کی گولڈن جوبلی کے موقع پر کافی تعداد میں مختلف طرح کے Badges نکالے گئے۔

یہ Badges کپڑے، چمڑے اور سٹیل کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اور مختلف اقسام کے ہوتے ہیں جو پرندوں، جانوروں، خلائی مہمات، ملکی تقریبات، مشہور مقامات، شخصیات، عمارات اور کھیل وغیرہ پر مشتمل ہوتے ہیں۔

یہ مشغلہ معلومات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ماچس کی ڈبیاں

یہ بھی دوسرے مشاغل کی طرح مشہور ہے۔پاکستان میں اس مشغلہ کو ابھی تک اتنی شہرت حاصل نہیں ہوئی مگر دوسرے ممالک میں کافی شہرت حاصل ہو رہی ہے اور تقریباً تمام بڑے ممالک اس مشغلہ کے شائقین کے لیے ایک سے بڑھ کر ایک ڈیزائن کی ماچسیں نکال رہے ہیں جو مختلف موضوعات پر مشتمل ہیں۔

پاکستان میں کچھ سالوں سے نئے ڈیزائن کی ماچسیں آ رہی ہیں مگر پھر بھی شائقین کی تعداد میں ابھی تک حوصلہ افزاء اضافہ نہیں ہوا۔اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ابھی تک اس مشغلہ کی تفصیلی معلومات اور اہمیت اجاگر نہیں ہوئی۔

اصل میں یہ مشغلہ ٹکٹ اور سکے جمع کرنے کی طرح کا ہے اور اہمیت کے لحاظ سے ان دونوں سے کچھ بڑھ کر ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹکٹ اور سکے صرف حکومت نکال سکتی ہے اور بڑی محدود تعداد میں اور بہت کم ڈیزائنوں میں نکالے جاتے ہیں مگر ماچسیں نکالنے والے بیشمار ادارے ہیں جو خوبصورت اور بہترین ماچسیں پیکٹس کی صورت میں نکالتے ہیں اور آئے دن ان میں اضافہ ہوتا رہتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ یہ بہت سستی ہوتی ہیں اور ہر کوئی بڑے آرام سے حاصل کر سکتا ہے۔

شعبہ جات کی تعداد ٹکٹ یا سکوں کے مقابلے میں ماچس میں زیادہ ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

اولمپک کھیل، جانور، پرندے، مچھلیاں، سمندری عجائبات، خلائی سفر، عمارتیں، پل، مقامات، عالمی مصنوعات، شخصیات، سائنسی ایجادات، عام روزمرہ زندگی میں استعمال ہونے والی چیزیں، جیسے ٹرانسپورٹ، عالمی جنگیں، ممالک کے جھنڈے، مذہبی تہوار، صدی کی تقریبات وغیرہ۔اس کے علاوہ بیشمار شعبے ہیں جو ہمیں ماچس جمع کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

فون کارڈز phone or tele cards

یہ مشغلہ آج کے دور کا ہے۔tele card کا جدید سسٹم پاکستان کے علاوہ یورپ، امریکہ، ایشیا کے چند ممالک، روس اور آسٹریلیا میں رائج ہے۔یہ معلومات کا ایک جدید ذریعہ ہے۔اب telecard بھی مختلف ڈیزائن اور موضوعات پر آ گئے ہیں جن میں کھیل، جانور، شخصیات، مقامات، سائنس کے شعبہ جات شامل ہیں۔اس مشغلہ کو ان topics کے مطابق ترتیب بھی دیا جا سکتا ہے۔

یہ تمام وہ مشاغل ہیں جو ہر خاص و عام میں یکساں مقبول ہیں۔اس کے علاوہ بھی کئی اور مشاغل ہیں جیسے بٹن، pen, key chain، پوسٹر، کیسٹ، گھڑیاں، نقشے، کاروں اور ہوائی جہازوں کے ماڈل وغیرہ جمع کرنا۔ان مشاغل کی اپنی اپنی اہمیت بھی ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم صباح الدین احمد قریشی صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ شیریں احمد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 29 اپریل 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عباد احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ سیالکوٹ شہر کا پہلا پوتا اور مکرم نعیم احمد قریشی صاحب اسلام آباد کا پہلا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خداوند کریم نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، خلافت سے محبت کرنے والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

✿ مکرم ارشاد احمد صدیقی صاحب نائب ناظم تربیت مجلس انصاراللہ ریجن ورجینیا امریکہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم مجاہد محمد عباس صاحب اور ان کی اہلیہ مکرمہ دانیہ احمد صاحبہ بنت مکرمہ مبارک احمد صاحب پولیس آفیسر بروکلین نیویارک کو مورخہ 4 فروری 2013ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے جس کا نام عنایا عباس رکھا گیا ہے۔ جو وقف نو کی مبارک تحریک میں بھی شامل ہے۔ نومولودہ اپنی والدہ کی طرف سے معروف ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر مکرم محمد داؤد صاحب اور اپنے والد کی طرف سے مکرم قاضی نذیر احمد صاحب مرحوم کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بچی کو اپنے فضل وکرم سے نیک، صالحہ، خادمۂ دین، صحت وسلامتی والی فعال زندگی پانے والی اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ ترکہ مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب)

✿ مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے نانا محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب وفات پاچکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 8 بلاک نمبر 6 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ خاکسارہ کے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم خواجہ قمرالزمان صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب (بیٹا)
3۔ مکرم خواجہ عطاء الرحمٰن صاحب (بیٹا)
4۔ مکرمہ عائشہ ودود صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ فاطمۃ الزہرہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ نصرت انور صاحبہ (بیٹی) مرحومہ

ورثاء مرحومہ:

(i) مکرم محمد انور صاحب (خاوند)
(ii) مکرم احمد سلام صاحب (بیٹا)
(iii) مکرمہ ملیحہ احمد صاحبہ (بیٹی)

7۔ مکرمہ منورہ رشید صاحبہ (بیٹی) مرحومہ

ورثاء مرحومہ:

(1) مکرم عبدالرشید احمد صاحب (خاوند)
(2) مکرم عبدالعلیٰ صاحب (بیٹا)
(3) مکرم انس احمد صاحب (بیٹا)
(4) مکرم صداقت احمد صاحب (بیٹا)
(5) مکرمہ جویریہ مبین صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ سعدیہ احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کی جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس (30) یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس کے خریداران متوجہ ہوں

✿ ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چاردیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کرلیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

لیپ ٹاپ کمپیوٹر بیٹری کی عمر بڑھائیں

لیپ ٹاپ کی افادیت کا اندازہ اس کی بیٹری سے لگایا جاتا ہے۔ بیٹری جتنا "بیک اپ" فراہم کرے گی کام کرنے کی اتنی سہولت ہوگی۔ زیرنظر مضمون میں بیٹری کی کارکردگی بڑھانے کے طریقے بتائے جارہے ہیں جس کے استعمال سے آپ اپنے لیپ ٹاپ کی بیٹری کی کارکردگی بڑھا سکتے ہیں۔

سکرین کو مدھم رکھیے

اگر آپ کوئی گرافیکل کام نہیں کر رہے تو لیپ ٹاپ کی ایل سی ڈی کو 'Dim' رکھیں۔ اس کے لئے آپ کنٹرول پینل میں "پاور آپشن" کے تحت یہ کام کرسکتے ہیں۔ یہ کام آپ لیپ ٹاپ کے "کی بورڈ" پر بنے بٹن (جس پر سورج کا نشان ہوتا ہے) سے بھی کرسکتے ہیں۔

اضافی پروگرامز کا خاتمہ

ونڈوز میں بہت سی غیر ضروری ایپلی کیشنز پس منظر میں چل رہی ہوتی ہیں اور بیٹری پر اضافی بوجھ ثابت ہوتی ہیں۔ جیسے ڈیسک ٹاپ سرچ اور آئی ٹیونز (اگر انسٹال ہوتو) وغیرہ۔ اس کے علاوہ بہت سے سوفٹ ویئر ایسے بھی ہوتے ہیں جو نیٹ کنیکٹ ہوتے ہی "اپ ڈیٹ" ہونا شروع ہو جاتے ہیں، جیسے اینٹی وائرس وغیرہ۔ ایسے سوفٹ ویئر جن کے اپ ڈیٹ کی آپ کو ضرورت نہیں ان سوفٹ ویئر میں سے "آٹو اپ ڈیٹ" کا آپشن ختم کردیں۔

بیرونی ڈیوائسز کا غیرضروری استعمال

بیٹری کے تیزی سے کم ہونے کی ایک وجہ بیرونی ڈیوائسز کا غیر ذمہ دارانہ طریقے سے استعمال ہے۔ بعض اوقات یو ایس بی لیپ ٹاپ کے ساتھ لگانے کے بعد اسے اتارا ہی نہیں جاتا یا اگر کوئی DVD ڈسک DVD روم میں ہے تو اسے نکالنا ضروری نہیں سمجھا جاتا۔ جس سے یہ چیزیں استعمال میں رہتی ہیں اور بیٹری تیزی سے کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ USB یا DVD میں سے ڈیٹا ہارڈ ڈسک پر کاپی کرلیا جائے اور DVD اور USB کو نکال دیا جائے۔

بیٹری کو خارج کریں

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بیٹری 80 فیصد یا 70 فیصد رہ جائے تو لیپ ٹاپ کو دوبارہ چارجنگ پر لگا دیا جاتا ہے۔ ہفتے میں کم از کم ایک بار بیٹری کو پورا استعمال کریں اور جب بیٹری 10 فیصد تک رہ جائے تو اسے چارج کریں۔

اوور چارجنگ نہ کریں

بعض اوقات بیٹری فل ہو جانے کے بعد بھی اسے مسلسل چارج کیا جاتا ہے جس سے بیٹری کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے۔ لہٰذا "اوور چارجنگ" سے گریز کریں۔

ملٹی ٹاسکنگ سے گریز کریں

ایک ہی وقت میں آپ MP3 میوزک کے ساتھ ساتھ، ای میل اور سپریڈشیٹ پر بھی کام کر رہے ہیں تو اس سے آپ کی بیٹری کی کھپت بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا غیر ضروری کاموں سے پرہیز کریں اور بیٹری کی عمر بڑھائیں۔

بیٹری کی صفائی

کم از کم مہینے میں ایک بار بیٹری نکال کر اس کے "ٹرمنل" کو ضرور صاف کریں۔ اس سے "پاور" کے بہاؤ میں بہتری آتی ہے اور بیٹری کی کارکردگی بھی بہتر رہتی ہے۔

ریم میں اضافہ کریں

اگر آپ کی جیب گنجائش دے تو لیپ ٹاپ کی ریم میں اضافہ کرلیں جس سے نہ صرف آپ کے پروگرام تیزی سے کھلیں گے بلکہ آپ اپنا کام بھی تیزی سے سرانجام دے سکیں گے۔

(روزنامہ دنیا 31 جنوری 2013ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

✿ مکرم رفیع احمد رند صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

پتھر کے زمانے کا گاؤں

دوبئی کے نزدیک تعمیر کیا گیا حیرت انگیز گاؤں

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں جب نئی نئی ایجادات دیکھ کر انسان دانتوں تلے انگلی دبا کر رہ جاتا ہے ایسے میں ایک پتھر کے زمانے کا گاؤں بسانا بھی ایک دلچسپ اور حیرت انگیز بات ہے۔ دوبئی کے ایک شخص علی السعید ابراہیم نے گزرے ہوئے وقت کو نئے انداز میں ڈھالنے کی کوشش کی اور ''ہتا'' کے مقام پر ایک ایسا چھوٹا سا گاؤں تعمیر کیا جس میں پتھر اور لکڑی کے علاوہ کوئی دوسرا میٹریل استعمال نہیں کیا گیا۔

جہاں یہ گاؤں آباد ہے یہ زمین حاکم دوبئی نے 1980ء میں علی ابراہیم کو دی اور علی ابراہیم کا ارادہ تھا کہ یہاں شجرکاری اور کھیتی باڑی کی جائے ایک روز وہ گاڑی میں بیٹھے اپنی اراضی کی جانب رواں دواں تھے کہ اچانک گاڑی کا ٹائر پنکچر ہوگیا۔ انہوں نے گاڑی سے اتر کر دیکھا تو یہ سب ایک پتھر کی وجہ سے ہوا تھا۔ انہوں نے وہ پتھر پھینکنے کے لئے اٹھایا تو ہاتھ میں لیتے ہی انہیں اس کی خوبصورتی نے اس قدر متاثر کیا کہ ان کے ذہن میں ایک عجیب نقشہ گھوم گیا۔

پتھر کا گاؤں یا فارم ہاؤس بنانے کے پیچھے یہی خیال کارفرما تھا۔ انہی دنوں انہیں پتہ چلا کہ اس زمین پر کسی قسم کی پیداوار ممکن نہیں کیونکہ زیرزمین پانی کی سطح تک پہنچنے کے لئے 800 فٹ کھدائی کرنا پڑی۔ زمین بالکل زرخیز نہیں تھی۔ چنانچہ اس جگہ پر پتھر کا گاؤں بسانے کا ارادہ مزید پختہ ہوتا چلا گیا۔ انہوں نے اس قدیم زمانے کے گاؤں کے لئے ''ارم'' نام تجویز کیا۔

علی سعید ابراہیم نے اس گاؤں کی تعمیر کا آغاز 1990ء کے شروع میں کیا اور اب تک اس پر 10 ملین درہم خرچ ہو چکے ہیں اور اس تعمیری کام میں 300 ٹن مختلف انواع کے پتھر استعمال کئے جا چکے ہیں۔ اکثر پتھر ہتا اور اس کے گردونواح کے علاقوں سے حاصل کئے گئے لیکن انفرادیت پیدا کرنے کے لئے دنیا کے بہت سے علاقوں سے خاص پتھر لائے گئے۔ ان میں نیاگرافالز، دریائے رائن، یورپ اور افریقہ کے پتھر شامل ہیں لیکن انہیں اس انداز میں نصب کیا گیا ہے کہ ساری دنیا ایک سی نظر آئے۔

اب اس پتھر کے گاؤں میں اس قدر خوبصورت اشیاء تعمیر کی جا چکی ہیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ مختلف مجسمے، زندگی کی عکاسی کرتے مناظر وغیرہ کو پتھروں کے ذریعے زمین پر بنایا گیا ہے۔ اسی طرح پتھروں کی راہداریاں اور فرش تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس تعمیری نمونے کی خاصیت یہ بھی ہے کہ کسی جگہ بھی لوہا یا سٹیل استعمال نہیں کیا گیا۔ ماضی کی بہترین عکاسی کے لئے صرف پتھر اور لکڑی استعمال کی گئی ہے۔

پتھروں سے ایک دنیا بسانا اپنے انداز میں خاصا مختلف ہے۔ جو لوگ اس جگہ کو پہلی مرتبہ دیکھتے ہیں وہ حیرانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہاں جگہ جگہ چوپالیں بنائی گئی ہیں جہاں بیٹھ کر لوگ ستاتے ہیں اور پرانے زمانے کے قصے کہانیاں سنا کر عہد رفتہ کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

تبدیلی نام

۞ مکرم رانا حفیظ احمد خان صاحب 12/17 دارالیمن وسطی چناب نگر ربوہ ضلع چنیوٹ لکھتے ہیں کہ میں نے اپنا نام رانا حفیظ خان سے تبدیل کر کے رانا حفیظ احمد خان رکھ لیا ہے۔ اب مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

وضاحت

۞ روزنامہ الفضل مورخہ 9 مئی 2013ء کے صفحہ 5 پر مکرم ش۔ شکور صاحب کے مضمون ''میرا بیٹا عزیزم سردار افتخار الغنی'' میں لکھا ہے کہ حضرت ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر کی ہمشیرہ حضرت مراد خاتون صاحبہ حضرت خلیفہ رشید الدین صاحب کے عقد میں آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ساس اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نانی ٹھہریں۔

یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضرت مراد خاتون صاحبہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی زوجہ ثانیہ تھیں اور حضرت ام ناصر محمودہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کی پہلی بیوی سے تھیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ان سے نکاح 1902ء میں ہوگیا تھا۔

حضرت مراد خاتون صاحبہ کو بغیر درج بالا تفصیل کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ساس اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نانی ٹھہرانے سے ابہام پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے قارئین اس وضاحت کو ملحوظ رکھیں۔ (ادارہ)

درخواست دعا

۞ مکرم رضوان احمد صاحب کارکن ضیاء الاسلام پریس ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ نازیہ رفیع صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا رفیع بیگ صاحب دماغی طور پر بیمار ہیں اور فیصل آباد کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فعال زندگی، صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 17 مئی

طلوع فجر	3:41
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:01

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

۞ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

۞ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 19 مئی 2013ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ احباب وخواتین سے درخواست ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

شناختی کارڈ ہمراہ لائیں

۞ وزارت داخلہ نے ہسپتال میں زچہ وبچہ کی حفاظت کے لئے ملک بھر کے سرکاری/نیم سرکاری اور تمام پرائیویٹ ہسپتالوں میں ڈلیوری کیس کے لئے شوہر کے شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیتے ہوئے ہدایت جاری کی ہے کہ زچہ کے ہسپتال میں داخلہ سے قبل شوہر کا شناختی کارڈ اور غیرملکی خاتون اپنے پاسپورٹ کی نقل جمع کروائے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ ایسی تمام خواتین جو ڈلیوری کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال تشریف لائیں وہ اپنے شوہر کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

FR-10

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO
ربوہ میں پہلا مکمل کولیکشن سینٹر
سہارا ڈائیگناسٹک لیبارٹری کولیکشن سنٹر
کولیکشن سنٹر کا سٹاف آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مصروفِ عمل
100% معیاری رزلٹ
☆ اب اہالیان ربوہ کو خون پیشاب اور پیچیدہ بیماریوں، ہیپاٹائٹس، PCR، آپریشن سے نکلنے والی BIOPSY کے ٹیسٹ کروانے لاہور یا بیرون شہر جانیکی ضرورت نہیں۔ یہاں ٹیسٹ جمع کروائیں اور کمپیوٹرائزڈ بل حاصل کریں اور یہاں سے ہی آن لائن کمپیوٹرائزڈ رپورٹس حاصل کریں۔ ☆ روٹین ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر کروا کے دئے جاتے ہیں۔ آج جمع کروائیں اگلے دن رپورٹ حاصل کریں۔
☆ تمام وزٹنگ کنسلٹینٹ کے تجویز کردہ ٹیسٹ کئے جاتے ہیں۔
☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلے میں ریٹ 40% تک کم۔ ☆ جماعتی کارکنان کیلئے 10% تک خصوصی رعایت۔
☆ EFU- آدم جی، اسٹیٹ لائف انشورنس رکھنے والے احباب کیلئے مزید خصوصی رعایت
☆ جو مریض لیبارٹری میں نہ آسکتے ہوں اُن کیلئے ایک فون کال پر گھر سے سیمپل لینے کی سہولت
اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔
Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829
پتہ: نظام مارکیٹ نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑا پن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10: تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیرنگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے